رسول اکرمؐ کا معیارِ زندگی

جناب سید اسعد گیلانی صاحب

(۲)

فقر ــ تزکیۂ نفس کا ہتھیار

حضورؐ نے وافر سروسامان اور کثرت مال واسباب کے درمیان تعلیمِ اُمت اور تزکیۂ افراد کے لیے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں ایک رضاکارانہ فقر کا نقشہ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ نقشہ ضبطِ نفس کی حیرت انگیز تصویر پیش کرتا ہے۔ حضورؐ نے اپنا یہ انقلابی معاشی نقشہ اپنے آپ پر ہی نہیں بلکہ اپنے اہلِ بیت پر بھی نافذ کیا، اس لیے کہ آپ کے اہلِ بیت رہتی دُنیا تک ساری اُمت کے لیے نمونہ اور معلم وداعی کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لیے جہاں اُن کو حضورؐ کے اہل بیت ہونے کا شرف حاصل ہوا وہاں اس شرف کے ساتھ انہیں اجتنابِ دُنیا کا سبق بھی اُمت اور دُنیا والوں کے سامنے پیش کرنا ہے، تاکہ اسلامی انقلاب کی حقیقی رُوح قائم رہے۔ بعد میں بعض دوسرے لوگوں بھی اس اسلامی انقلاب کے نقشہ کے مطابق کارِ دُنیا چلانے کی کوشش کی ہے انہیں بہرصورت حضورؐ کے اس طریقِ فقر کی پیروی کرنی پڑی اور جو کوئی اس کی پیروی میں جس درجہ آگے جا سکا اُسی قدر وہ اس انقلاب کی رُوح کے قریب تر دُنیا کو نظر آیا۔ اسی چیز سے متاثر ہو کر اقبالؒ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ؎

مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ فقیری میں نام پیدا کر

اب ہم اِس تعلیمِ فقر کی طرف آتے ہیں جو حضورؐ نے اپنی اُمت کو دی ہے۔

"ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں آپ سے

بہت محبت کرتا ہوں" آپؐ نے فرمایا، جو تم کہتے ہو اُس پہ غور کر لو۔ اُس نے تین بار کہا کہ بخدا میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا" اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہتھیار فراہم کر لو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کی طرف فقر و فاقہ سیلاب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا ہے[1]"۔

فقر کی بنیادی شرط سادہ زندگی گزارنا ہے جس میں کوئی تکلف و اہتمام نہ ہو۔ صاف ستھری اور سادہ زندگی ہو، چنانچہ حضورؐ نے فرمایا:

"سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے"۔

لیکن ایمان کھرا نہیں ہوتا اگر اسے تپا کر نکھارا نہ جائے۔ کلمہ پڑھ لینا آسان ہے لیکن مشکلات لَآ اِلٰہَ سے گزرنا ایک مشکل کام ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:

"آزمائش جتنی ہی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر بھاگ نہ کھڑا ہو) اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو اُن کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لیے آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ اُن سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی اُن سے ناراض ہو جاتا ہے"[2]۔

اب ذرا حضورؐ کی وہ دعا سنیے جو آپؐ اکثر اپنی معیشت کے بارے میں اپنے رب سے مانگا کرتے تھے، جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کیا ہے۔

یا رب اجوع یوما و اشبع یوما۔ فاما الیوم الذی اجوع فیہ فانتضرع الیک وادعوک واما الیوم الذی اشبع فیہ فاحمدک واثنی علیک

"یا الٰہی میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کے لیے کھانے کو ملے۔ بھوک میں

[1] ترمذی — راوی عبداللہ بن معقل

[2] رحمۃ للعالمین جلد اوّل صفحہ ۳۱۳ - از شفا ص ۶۲

تیرے سامنے گڑگڑایا کروں اور تجھ سے مانگا کروں اور کھا کر تیری حمد و ثنا بیان کیا کروں "۔

چنانچہ اس دعا کا جو نقشہ حضورؐ کے گھر میں تھا اس کا تذکرہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے ان الفاظ میں کیا ہے :

" ایک ایک مہینہ تک ہمارے چولہے میں آگ روشن نہ ہوتی تھی ۔ حضور اکرمؐ کا کنبہ کھجور اور پانی پر گزارا کرتا تھا ۔ حضورؐ نے مدینہ میں آکر تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی کبھی نہ کھائی ۔ جب حضورؐ نے انتقال فرمایا تو آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بعوض غلہ گروی تھی اور آخری شب پڑوسن کے گھر سے چراغ کے لیے تیل منگایا گیا ۔ آپؐ دعا فرمایا کرتے تھے ۔ الٰہی آلِ محمدؐ کو بس اتنا دے جتنا وہ پیٹ میں ڈال لیں "۔

دولت مندی کے بارے میں حضورؐ کا نظریہ ہی مختلف تھا ۔ آپؐ نے فرمایا :

" دولت مندی زر و مال کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتی ، غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہے "۔ (بخاری ، راوی ابوہریرہؓ)

خود اللہ تعالیٰ نے بھی صبر اور پرہیزگاری کو عزم و ہمت کا نشان قرار دیا ہے ۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (آل عمران)

اگر تم صبر اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ ایک عالی ہمتی کا کام ہے ۔

اور ظاہر ہے کہ رسول اکرمؐ کی سیرت قرآن کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ۔

اپنے کام ۔ اپنے ہاتھ سے

قیصر و کسریٰ کے نام فرمان بھیجنے والا اسلامی مملکت کا سربراہ اپنے گھر میں کئی کئی روز فاقے کرتا تھا ۔ اپنے ہاتھ سے کپڑے دھو لیتا ، سی لیتا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھ سے گانٹھ لیتا تھا ۔ لاکھوں روپے عام مسلمانوں میں تقسیم کرنے والے کی اپنی بیٹی فاطمہؓ کے سر پر ثابت چادر تک موجود نہ تھی ۔ دوسروں میں لونڈی غلام بانٹنے والے کی لڑکی اپنے ہاتھ سے چکی پیستی ، پانی بھرتی اور مشقت کرتی تھی ۔ سائل آیا تو گھر میں پڑی ہوئی آٹے کی ٹوکری اٹھا کر پوری کی پوری دے دی ، جب کہ اس کے سوا گھر میں اور آٹا موجود نہ تھا ۔ گھر میں پڑا ہوا سارا دودھ مہمان کو پلا دیا جب کہ گھر والوں کے لیے ایک قطرہ دودھ بھی باقی نہ رہا تھا ۔ خراج کا کثیر مال آیا تو سارا ایک وقت حاجت مندوں

میں بانٹ دیا اور دامن جھاڑ کر کھڑے ہو گئے۔ کسی سائل نے آپؐ کی زبان سے "نہیں" کا لفظ کبھی نہیں سنا۔ ایک بار تو مانگنے والے سے یہ تک کہہ دیا کہ گھر میں کچھ نہیں ہے۔ تم میرے نام پہ قرض لے لو میں چکا دوں گا۔ یہ کھلا اعلان موجود تھا کہ جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ اور اس کا ترکہ اس کے وارثوں کا ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے گھر کی زیبائش کے لیے پردہ لٹکایا۔ جس میں تصویریں بھی بنی ہوئی تھیں آپؐ کی نظر پڑی تو فرمایا۔

"عائشہؓ میرے سامنے سے اپنا پردہ ہٹا لو، کیوں کہ اس کی تصاویر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں"۔

ایک صحابیؓ نے آپ کو ایک ریشمی جبہ ہدیۃً دیا۔ آپؐ نے اسے پہن کر نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی نہایت ناگواری سے اسے اتار کر پھینک دیا۔ اور فرمایا:

"یہ پرہیزگاری کے قابل نہیں ہے"۔

ایک مرتبہ آپ راستے سے گزرے تو ایک بلند عمارت نظر آئی۔ آپؐ نے فرمایا یہ کس کا مکان ہے لوگوں نے ایک انصاری کا نام لیا۔ آپ خاموش ہو گئے اور جب وہ انصاری آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوستوں سے حضورؐ کی ناراضگی کا سبب پوچھا تو لوگوں نے بتایا۔ وہ فوراً گئے اور اس مکان کو منہدم کر دیا۔ آپؐ دوبارہ ادھر سے گزرے تو فرمایا "وہ عمارت کیا ہوئی"۔ لوگوں نے سارا واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"ہر وہ مکان جو ضرورت سے زائد ہو صاحبِ خانہ پر وبال ہے"۔ (ابوداؤد)

ایک بار آپؐ کسی لڑائی سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ نے بہت شوق و محبت سے گھر کو سجا رکھا تھا اور ایک پردہ بھی رنگین لگایا تھا۔ آپؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے سلام کیا، لیکن آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے آثار تھے اور سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر خود اپنے ہاتھ سے پردے کے دو ٹکڑے کر دیے اور فرمایا:

"خدا نے ہمیں مٹی اور پتھر کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا ہے" (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر لیٹے۔ بدن مبارک

پر بوریے کا نشان پڑ گیا۔ آپ بیدار ہوئے تو میں سہلانے لگا اور عرض کیا۔

"یا رسول اللہ آپؐ ہمیں اجازت کیوں نہیں دیتے کہ اس پر کوئی چیز بچھا دیا کریں جو آپ کو بوریے سے بچائے"۔

آپؐ نے فرمایا:

"مجھے دنیا سے کیا مطلب۔ میں اور دنیا محض اس طرح ہیں جیسے ایک سوار کہ ایک درخت کے سایے میں آیا، پھر چلا گیا اور اسے پیچھے چھوڑ گیا"۔ (ابن سعد)

حضورؐ نے اسی روش کی طرف اپنے صحابہؓ کرام کو بھی اکثر توجہ دلائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

"خوش نصیب ہے وہ شخص جو اسلام لایا۔ بس ضرورت بھر سامان رکھتا ہے اور جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس پر وہ قانع ہے"۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

"قابلِ رشک دو ہی طرح کے آدمی ہیں۔ ایک وہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ مال دے تو وہ اسے اللہ کی راہ میں لٹا دے۔ اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ حکمت دے تو وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور ان کو (دین) سکھلائے"۔ (مسلم)

حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ اکرم نے فرمایا:

"اسماء، خرچ کر، گن گن کر نہ رکھ، ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا۔ اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

سادہ مسافرانہ زندگی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے میرا کندھا پکڑا اور متوجہ کر کے فرمایا:

"دنیا میں ایک پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح زندگی بسر کرو"۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو،

ہیں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔" (بخاری و مسلم)

حضورؐ نے مزید فرمایا:

"اے ابوہریرہؓ حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔"

(سنن نسائی)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اکرمؐ سے کچھ طلب کیا تو آپؐ نے اُن کو عطا فرمایا۔ اُنہوں نے پھر آکر طلب کیا۔ آپ نے پھر اُن کو عنایت فرمایا، یہاں تک کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا وہ سب ختم ہوگیا اور کچھ باقی نہ رہا۔ تو آپ نے ان انصاریوں سے فرمایا:

"سنو! جو مال و دولت بھی میرے پاس ہوگا اور کہیں سے آئے گا، میں اس کو تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور نہ اپنے پاس ذخیرہ جمع نہیں کروں گا۔ بلکہ مسلسل تم کو دیتا ہی رہوں گا۔"[1]

حضورؐ پہلی اسلامی ریاست کے سربراہ تھے اور مالِ غنیمت دُور و نزدیک مختلف سمتوں سے چلا آرہا تھا۔ لیکن اس اسلامی مملکت کے سربراہ کا ایک گھر کھجور کے پتوں کا بنا ہوا تھا جس پر گھاس پھوس ڈالی گئی تھی، ستون کھجور کے تنوں کے تھے اور دروازوں کے کواڑ تک نہ تھے اور دوسری طرف آپؐ کی جو تعلیم تھی اُسے حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔

"خدا جب اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو دُنیا کے گھورکھ دھندوں سے محفوظ رکھتا ہے۔"

اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ حضور اکرمؐ نے جب عتاب بن اُسید کو مکّہ کا گورنر مقرر کیا تو اُن کا معاوضہ ایک درہم روزانہ مقرر کیا گیا۔ گورنر نے لوگوں کے سامنے تحفے تحائف سے اپنی معذوری ظاہر کرتے ہوئے فیصلہ دیا۔

"لوگو، خدا اس شخص کو بھوکا رکھے جو ایک درہم روزانہ ملنے کے بعد بھی بھوکا رہا۔ مجھے چونکہ حضور اکرمؐ نے روزانہ ایک درہم مقرر فرمایا ہے، اس لیے مجھے اور

---

[1] معارف الحدیث

کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔"

حضور اکرمؐ ایک بار مسجد سے باہر نکلے تو راستہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی مل گئے۔ تینوں بھوک سے بیتاب ہو کر ہی گھروں سے نکلے تھے۔ آپؐ انہیں ابوالہیثم انصاری کے گھر لے گئے۔ انہوں نے گھر میں کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور خود بکری ذبح کی۔ دسترخوان چنا سب نے مل کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا:

"ہم سے قیامت کے دن اس نعمت کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔"

حضورؐ کو اپنی اولاد سے بے حد محبت تھی اور حضرت فاطمہؓ سے تو انتہائی محبت تھی اس لیے کہ آخری ایام میں وہی حضورؐ کی زندہ اولاد باقی تھیں۔ حضرت فاطمہؓ سخت غربت کی زندگی بسر کرتی تھیں۔ چکی پیسنا اور پانی کی مشکیں بھر بھر کر دو میل دور باہر سے لانا۔ پھر گھر کا سارا کام خود سرانجام دینا ان کا روزمرہ کا کام تھا۔ اس سے ہاتھ اور کندھے متاثر ہو گئے تھے۔ انہوں نے پریشان ہو کر حضورؐ سے ایک خادم معاونت کے لیے طلب کیا تو حضورؐ نے صاف انکار کر دیا۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم خادم کی خواہش کرتے ہو اور یہاں اصحابِ صفہ فقر و فاقہ میں مبتلا بیٹھے ہیں۔

ایک بار حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں سونے کا کنگن دیکھا جو انہیں حضرت علیؓ نے لا کر دیا تھا تو حضورؐ نے فرمایا:

"اے میری بیٹی فاطمہ! کیا تجھے یہ پسند ہے کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کا کڑا ہے۔"

یہ کہہ کر آپؐ تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ نے اُسی وقت کڑے کو فروخت کر دیا اور اُس کی قیمت سے ایک غلام خریدا۔ پھر اُس کو بھی آزاد کر دیا۔ حضورؐ کو جب اُس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا:

"خدا کا شکر ہے کہ اُس نے فاطمہؓ کو دوزخ سے نجات دی۔"

حضورؐ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ کہیں سے گھر میں سونا آگیا جب آپؐ کو اُس کی اطلاع ملی تو نماز جلدی جلدی پڑھ لی اور فوراً سیدھے گھر تشریف لے گئے اور وہ سونا حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا۔ تب آپؐ کو سکون ہوا۔ آپ کو یہ بات سخت ناگوار تھی کہ آپ کے گھر میں سونا موجود رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کو فقر و فاقہ سے کوئی خوف نہ تھا۔ مال و دولت کی فراوانی، خزانہ رکھنے

اور سرمایہ کی موجودگی کو آپ سخت ناپسند کرتے تھے۔ اپنے لیے رزق کے بارے میں بھی آپؐ یہی دُعا کیا کرتے تھے۔

"پروردگار محمدؐ کے گھر والوں کی روزی بس ضرورت کے مطابق دینا"

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرمؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنی دیر میں حضرت مصعب بن عمیر ایک پیوند لگی چادر اوڑھے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے جب اُن کو دیکھا تو اُن کی گذشتہ ناز و نعمت اور آرام و آسائش کی حالت کا خیال کر کے رو پڑے۔ پھر فرمایا:

"تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب تم صبح میں ایک لباس اور شام میں دوسرا لباس تبدیل کرنے کے قابل ہو جاؤ گے اور اپنے گھروں میں ایسے پردے چڑھانے لگو گے جیسے کعبہ پہ آویزاں کیے گئے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اُس دن تو ہم موجودہ حالت سے بہتر اور خوب دل جمعی سے عبادت میں مشغول رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا" نہیں بلکہ اُس کی نسبت تم آج کی حالت میں بہتر ہو۔"

حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ میں مال داروں کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے باوجود میں انتہائی متفکر اور غمزدہ رہتا تھا۔ مجھ سے زیادہ غمگین شاید ہی کوئی اور ہوگا۔ میں اپنی سواری اور اپنے کپڑوں سے بہتر دوسروں کے کپڑے دیکھا کرتا اور کڑھتا رہتا تھا۔ لیکن جب میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ اگر تم اطمینانِ قلب چاہتے ہو تو اپنے سے نیچے کی طرف دیکھو تاکہ تم خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کر سکو۔ عبداللہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے فقراء اور مساکین کی صحبت اختیار کر لی تو مجھے سکون اور اطمینان حاصل ہوا۔ (باقی)

تحریک اسلامی کا جملہ لٹریچر حاصل کرنے کے لیے رجوع کریں

پین اسلامک پبلشرز ۔ ۲/۱۳ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور